بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ۔ ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں میں درد نقرس شروع ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کل دوپہر جناب مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔

آج عصر کے وقت جناب مولوی محمد الدین صاحب منیجر نصرت گرلز ہائی سکول نے اپنی لڑکی کی تقریب رخصتانہ پر بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

جلد ۳۵ | ۱۰ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۵

وزارت

خبر ہے کہ یونی نسٹ پارٹی کے متعدد لیڈروں نے لیگ کو یقین دلایا ہے۔ کہ اگر وہ وزارت بنائے۔ تو وہ اس کا ساتھ دینگے۔ مگر ان کو لیگ کے صوبائی ہائی کمان پر اعتراض ہے۔ یہ خبر اس لحاظ سے خوشکن ہے۔ کہ یونی نسٹ مسلمان ممبروں نے جو خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ وہ ختم ہو گئی۔ ممکن ہے کہ یہ باہمی اتحاد کا پہلا قدم ثابت ہو۔ ہمیں امید ہے۔ کہ دونوں پارٹیاں اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور باہمی اعتماد و اتحاد کی ایک ایسی مستحکم بنیاد رکھنے کے لئے کوشش کرینگی۔ جو دیرپا اور ملک کے امن اور بہبودی کے لئے مفید ہو۔

پہلے ہم مسلم لیگ کے صوبائی ہائی کمان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ جب متعدد یونی نسٹ ممبروں نے باہمی سمجھوتہ کی اس طرح راہ کھولی ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ ان کے عذرات غور سے سنے۔ اور حتی الوسع ان برائیوں کو اپنے آپ سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ یہ ایسا وقت نہیں ہے۔ کہ قومی مفاد کو محض ذاتیات پر قربان کر دیا جائے۔ قومی کاموں میں کسی بڑے سے بڑے لیڈر کو بھی ایسا کام کرنے سے جو نیکی کے اصولوں کے خلاف نہ ہو۔ محض اپنی یا اپنے دوستوں کی ذات کے لئے نہیں رکنا چاہیئے۔ بلکہ جتنی بھی بڑی سے بڑی قربانی کر سکے کرنی چاہیئے۔ پچھلی باتوں کو بھول کر ان کو چاہیئے کہ اپنے روٹھے ہوئے بھائیوں کو جس طرح بھی ہو منائیں۔ اور اگر ہائی کمان میں بڑے سے بڑا تغیر و تبدل بھی کرنا پڑے۔ تو محض قومی مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے خوشی سے ایسا کرنے پر تیار ہو جانا چاہیئے۔ اسلام میں سوائے خلیفہ وقت کے ہر ایک عہدہ دار کو اس طرح رہنا چاہیئے۔ کہ جب بھی قومی ضرورت ہو۔ فوراً اپنے عہدے سے علیحدہ ہو کر بہتر آدمی کے لئے جگہ خالی کر دے۔ عہد نبوت اور خلافت راشدہ کے وقت کی ایسی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ خلیفۂ وقت کے حکم پر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ نے فوراً اپنے عہدوں سے سبکدوشی اختیار کر لی۔ جماعتی زندگی کا یہی اصول ہے جس سے اسلامی جماعت نے قرون اولیٰ میں وہ نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ جو تاریخ عالم میں خورشید جہاں تاب کی شعاعوں کی طرح منور ہیں۔

اس کے بعد ہم یونی نسٹ متعدد ممبران اسمبلی سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کو بھی نیچے دردن ویسے بیرون والی پالیسی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جہاں انہوں نے مسلم لیگ سے تعاون کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ان کو ایک قدم اور اٹھانا چاہیئے اور خواہ مسلم لیگ میں شامل ہوں یا نہ ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ مسلم لیگ کو پنجاب میں وزارت بنانے میں مدد دیں۔ اور گزشتہ را صلوٰت کہہ کر آگے بڑھیں اور حتی الوسع ذاتی رنجشوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسی شرائط پر مسلم لیگ سے اتحاد عمل کے لئے تیار ہو جائیں۔ کہ جس سے مسلمانوں کی ۵۷ فی صدی آبادی کو پنجاب میں اپنا وقار قائم کرنے اور حقوق کی نگہبانی کرنے کا موقعہ مل جائے

آخر میں ہم گورنر پنجاب کی توجہ بھی اس حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ جن اسباب کی وجہ سے پنجاب کی عنان حکومت ان کو اپنے ہاتھ میں لینا پڑی تھی۔ وہ اسباب محض عارضی تھے تمام دنیا کے جمہوری اصولوں کے مطابق اکثریت اس بات کی حقدار ہے کہ اپنی وزارت قائم کرے محض اقلیت کے جابرانہ اور غلط رویہ سے متاثر ہو کر اکثریت کا حق تلف نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اقلیتوں کا یہ استدلال کہ مسلم لیگ، تو مرکز میں بھی اکثریت کی حاقت کو قبول کرنا چاہیئے پنجاب پر چسپاں نہیں کیا جاسکتا۔

کل ہند سوال بالکل ایک علیحدہ حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ کانگرس نہ صرف یہ کہ مسلمانوں ہی کی نمائندہ نہیں۔ بلکہ وہ ایک بہت بڑی غیر مسلم اکثریت کی بھی نمائندہ نہیں۔ کانگرس کا ایسی اکثریت کی نمائندگی کا دعوے سراسر ناجائز اور نمائشی ہے۔ اور حقیقت پر مبنی نہیں۔ اچھوت بحیثیت قوم کانگرس کی نمائندگی کے منکر ہیں۔ اور گاندھی جی نے ان کو محض پونا پیکٹ کے پھندے میں گرفتار کر رکھا ہے۔ اگر آج پونا پیکٹ کا پھندا ان کے گلے سے اتر جائے۔ تو کانگرس کی نمائندگی کی قلعی کھل جائے۔ اسی طرح دوسری غیر جاتی اقوام کانگرس کی کسی نہ کسی چال میں آئی ہوئی ہیں۔ اس لئے موجودہ کانگرس کو اکثریت کا حقیقی نمائندہ نہیں کہا جاسکتا۔ اگر کانگرس تمام اقوام ہند کی صحیح نمائندہ ہوتی جو واقعتاً وہ نہیں تو پنجاب کی اقلیتوں کا یہ استدلال صحیح ہو سکتا تھا۔ کہ جب مسلم لیگ مرکز کی اکثریت کا حق تسلیم نہیں کرتی۔ تو پنجاب کی اقلیتیں مسلم لیگ کا حق کیوں تسلیم کریں۔ مگر یہ استدلال کانگرس کی موجودہ حیثیت کذائی کے لحاظ سے سراسر غلط ہے۔ مسلم لیگ پنجاب کی ستاون فیصدی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

مسلم آبادی کی صحیح نمائندہ ہے۔ یہاں تک کہ اب احرار بھی اسکی رہنمائی کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اور خاکساروں کو بھی لیگ کی پوزیشن سے انکار نہیں۔ لیکن کانگرس کل ہند میں حقیقتاً صرف جاتی ہندو کی نمائندہ ہے۔ اگر کانگرس ناجائز ذرائع اختیار ترک کر دے۔ تو وہ مرکز میں صرف ½ نمائندگی کی حقدار ہے۔ کیونکہ جاتی ہندو جس کی وہ صحیح نمائندہ ہے۔ آبادی ہند کا زیادہ سے زیادہ اسی قدر حصہ ہیں۔ جمہوریت میں نمائندگی کا اصول مخصوص حلقوں کو چھوڑ کر آبادی کی طاقت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر مرکز میں تمام اقوام ہند کی صحیح نمائندگی ہو جائے۔ تو ہمیں یقین ہے کہ مسلم لیگ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ مسلم لیگ کا مرکز کے متعلق احساس یہی ہے کہ اس میں نہ تو اچھوتوں کی اور نہ کسی ہندی قوم کی صحیح نمائندگی ہو رہی ہے۔ کانگرس نے جاتی ہندو کے رسوخ اور روپیہ کے اثر سے دوسری اقوام کے غیر ذمہ دار لوگوں کو محض نمائش کے لئے خرید رکھا ہے۔ اور ان کو غلط طور پر اپنی اپنی قوم کا نمائندہ ظاہر کر کے اپنی نمائشی طاقت بڑھا رکھی ہے۔ ورنہ حقیقت میں وہ سوا جاتی ہندو کے کسی کی بھی نمائندہ نہیں ہے۔ مسلم لیگ کانگرس کے اس جبر کے خلاف ہے۔ اگر کانگرس اپنے حق یعنی جاتی ہندوؤں کی نمائندگی تک اپنے آپ کو محدود کر لے۔ اور دوسروں کی نمائندگی کے جھوٹے دعوے چھوڑ دے۔ تو مسلم لیگ کو اپنی اکثریت کے علاقے جدا کرانے کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ مشکل تو یہی ہے کہ کانگرس ہے کچھ اور اور ظاہر کچھ اور کرتی ہے۔ یہ پوزیشن ہمیشہ تک قائم نہیں رہ سکتی۔

بدیں وجہ گورنر پنجاب کو صرف حقائق کو زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ اور کانگرس کی چالوں میں نہیں آنا چاہیئے۔ اور چند خود پرست سکھ لیڈروں کو جو کانگرس کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اتنی اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر گورنر پنجاب مسلم لیگ کو وزارت بنانے کی پھر دعوت دے۔ تو وہ وزارت بنانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گی۔

دُعائے مغفرت

(۱) ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۲۸ امان ۱۳۲۶ھش و ۶ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ بروز جمعہ بعد نماز مغرب بوقت قریباً ۸ بجے ہمارے باباجی استاذی المکرم جناب میاں غلام حسن صاحب صحابی و امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم بعمر قریباً ۸۰ سال جنہیں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کے ساتھ ہی احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور دن بدن اخلاص میں بڑھتے گئے۔ قریباً ۵۵ سال تک مسجد احمدیہ میں امامت کے اہم فرائض ادا کرنے کے بعد جماعت احمدیہ محمود آباد کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت کا ہر بچہ۔ ہر بوڑھا۔ ہر مرد اور عورت ان کے احسانات کے نیچے ہے۔ گاؤں کے اکثر غیر احمدی اور ان کے بچے بھی ان کے شاگرد ہیں۔ اے ہمارے رب تو ... کو اپنے خاص انعامات سے نواز اور اپنے مقربین میں داخل فرما۔ ۲۹ مارچ ۱۱½ بجے کے قریب بعد تجہیز و تکفین و نماز جنازہ دفن کئے گئے۔ (خاکسار ملک عبد الغنی امیر جماعت احمدیہ محمود آباد) (۲) ملک عبد اللہ خان صاحب حکیم ریٹائرڈ تحصیلدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ ۲۴ مارچ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ حافظ سید مختار احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندی مدارج کی دعا فرماویں۔

(۳) والد بزرگوار راجہ ولی محمد خاں صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ جو سلسلہ عالیہ کے نہایت مخلص محب کارکن اور بزرگ تھے۔ مورخہ ۲۷ مارچ بروز جمعرات اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (بشیر اللہ خاں یاڑی پورہ)

(۴) میرے خسر میاں محمد اسماعیل صاحب احمدی (موصی) چنیوٹ میں بقضا الٰہی مورخہ ۲۴ مارچ وفات پا گئے۔ چونکہ چنیوٹ میں احمدی تھوڑے تھے۔ اس لئے جنازہ غائب پڑھنے کے لئے درخواست ہے۔ شیخ محمد یوسف لائل پور۔ (۵) میرا نوجوان لڑکا مسمی شفیق احمد ملک بعمر انیس سال جو پہلے آرمی میں ملازم تھے۔ ایک لمبی بیماری کے بعد ۲ مارچ کی شام کو دوالمیال میں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک ہونہار اور مخلص احمدی تھے۔ دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ جمعدار عبد اللہ خاں پنشنر دوالمیال ضلع جہلم۔

ڈرو مت مومنو!

اشارے دستِ قدرت کے نمایاں ہوتے جاتے ہیں
عدو شرے برانگیزد کہ خیرِ ما در آں باشد
یہ گاندھی جی کی تحریریں یہ نہرو جی کی تقریریں
مٹا سکتا نہیں کوئی مسلمانوں کو دنیا سے
حوادث کی صراصر نے کیا تھا منتشر جن کو
بھلا اس بوستاں پر کیا خزاں آئے گی نادانو

خدا کے دین کی نصرت کے ساماں ہوتے جاتے ہیں
شرارے کفر کے رحمت کی باراں ہوتے جاتے ہیں
مسلماں انکو سن کر مسلماں ہوتے جاتے ہیں
یہ قطرے ہم بغل ہو ہو کے طوفاں ہوتے جاتے ہیں
منظم پھر وہ اجزائے پریشاں ہوتے جاتے ہیں
کہ جس کے پھول جھڑ جھڑ کر گلستاں ہوتے جاتے ہیں

نہ آئیں کام تقریریں نہ تدبیریں نہ شمشیریں
عدوانِ محمدؐ اب ہراساں ہوتے جاتے ہیں

(نتیجۂ فکر [illegible] مولوی فاضل)

خریداران فرقان کے لئے ضروری اطلاع

پیشتر ازیں خریدارانِ فرقان کو فرقان کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی تھی۔ کہ جن احباب کا چندہ سالِ رواں وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں آئندہ پرچہ بذریعہ وی۔پی ارسال ہوگا۔ اب دفتر سے وی۔پی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ تمام خریداران سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرما کر اپنے اخلاقی اور قومی فرض کا ثبوت دیں۔ فرقان کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ امید ہے کہ آپ دوست وصول فرما کر اسکی اعانت فرمائیں گے۔ (مینیجر فرقان)

مدرسہ احمدیہ ۸ اپریل سے کھل گیا ہے

اس مدرسہ میں انگریزی مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ اس میں بکثرت اپنے عزیزوں کو داخل کرنا خدمتِ اسلام کا ایک زریں موقع ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت۔ حضرت سیدنا المصلح الموعود احباب جماعت کو متعدد بار پر زور الفاظ میں تحریک فرما چکے ہیں۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور اسلام کی اشاعت اور ترویج میں ممد و معاون بنیں۔ مدرسہ احمدیہ کے ساتھ بورڈنگ ہوس بھی ہے۔ جس کا اوسط ماہوار خرچ پندرہ اور بیس روپے کے درمیان ہے۔ مدرسہ ہذا میں فیس نہیں لی جاتی۔ (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا

خاکسار ان سطور کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں برادرم مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب بی۔اے واقفِ تحریک جدید مبلغ مقیم سوئٹزرلینڈ کی صحت کے لئے خاص دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہے۔ جو ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور تا حال علاج کے خاطر خواہ نتائج پیدا نہیں ہوئے۔ ہمیں پریشانی اور فکر ہے۔ اب ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت انہیں ایک کھلی جگہ میں خاص خوراک کے انتظام کے ساتھ چند ہفتوں کے لئے تبدیل کیا گیا ہے۔ مکرم چودھری صاحب کو معدہ میں پھوڑا (Gastric ulcer) ہے اور وقتاً فوقتاً انہیں شدید درد کا دورہ ہوتا ہے۔ یہ مرض دیر سے ہے۔ لیکن اب تکلیف زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ تا وہ کما حقہٗ سلسلہ کی ان خدمات کو بجا لا سکیں۔ جس کے لئے انہوں نے دار الامان سے ہزار ہا کوس کی دوری اختیار کی ہے۔ آمین۔ (خاکسار ناصر احمد واقف تحریک از زیورک)

درخواست دعا

لطف الرحمٰن صاحب ابن منشی کظیم الرحمٰن صاحب ۱۲ روز سے پیٹ درد کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا عیسائی دنیا کو چیلنج

ہندوستانی عیسائیوں کا عذر لنگ

از مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس وکیل التبشیر برائے یورپ و امریکہ

گزشتہ ماہ رائٹر نے لنڈن سے یہ خبر بھیجی کہ امام مسجد لنڈن نے انگلینڈ کے پادریوں کو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر ان سے بحث کرلیں۔ کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ زندہ بچ کر فلسطین سے ملک کشمیر میں گئے۔ تاکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈیں۔ نیز لکھا کہ اس چیلنج کے جواب میں پادری خاموش رہے۔ یہ چیلنج اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۱۴ مارچ میں بھی شائع ہوا۔ اس کا حوالہ دے کر ماہوار اخبار "اخوت" لاہور نے ایک مضمون زیر عنوان "چیلنج منظور ہے۔" پرچہ بابت ماہ مارچ ۱۹۴۷ء میں شائع کیا ہے نامہ نگار نے پہلے تو انگلستان کے پادریوں کی از خود وکالت کرتے ہوئے ان کی خاموشی کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ "برطانیہ کے لوگ ایسی مضحکہ خیز باتوں کو سنکر خاموش رہنا بہتر سمجھتے ہیں۔ اور جواب جاہلاں باشد خاموشی" کے مصداق وہ ان لغو اور فضول دعاوی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔"

پھر لکھتے ہیں" اگر جماعت احمدیہ اس امر میں مزید بحث کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ تو نہ صرف امام لنڈن کا چیلنج منظور ہے۔ بلکہ ہماری طرف سے تمام جماعت احمدیہ کو چیلنج ہے۔ کہ وہ جس طریق سے چاہیں اس مسئلہ پر ہمارے ساتھ بحث کرلیں۔"

نامہ نگار نے برطانیہ کے لوگوں کی وکالت کرتے ہوئے جس ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے وہ صرف ان ہندوستانی مرتدین عیسائیوں کی ذہنیت ہے جو دنیا کی طمع و لالچ کی خاطر اپنی عقل اور ضمیر فروشی کے عادی ہیں لیکن برطانیہ کے اکثر لوگ جو اپنی عقل کو استعمال کرتے اور غور و فکر کے عادی ہیں۔ وہ ایسے امور کو مضحکہ خیز خیال نہیں کرتے۔ اسی لئے یورپ کے بڑے بڑے پروفیسروں اور ڈاکٹروں اور تعلیم یافتہ اشخاص نے نہایت جرأت و جسارت سے مسیح کے صلیب پر سے زندہ اتارے جانے کو تسلیم کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ طبعی وفات پائی۔ چنانچہ مسٹر ہاول کے خط کے جواب میں جو میرا خط سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ۴ اپریل کو شائع ہوا۔ ان میں سے بعض اشخاص کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور مسٹر ارنسٹ ڈاکٹر ایم۔ اے ڈسٹرکٹ جج سڈنی آسٹریلیا نے اپنی کتاب

Jesus did not die upon the Cross

میں یہ ثابت کرکے کہ مسیح صلیب سے زندہ اتارے گئے تھے۔ آخر میں لکھا ہے "میں پھر کہتا ہوں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے کس جگہ وفات پائی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے بنی اسرائیل کے گمشدہ فرقوں کو جو ان دور دراز علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔ تبلیغ کرتے ہوئے سرینگر میں وفات پائی۔ اور اس قبر میں دفن کئے گئے جو ان کے نام پر ہے۔"

پھر یورپ کے مشہور مؤلفین نے احمدیہ جماعت کے اس عقیدہ کو نہایت سنجیدگی سے پیش کیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے آخری ایڈیشن میں بھی جماعت احمدیہ کے اس نظریہ کا نمایاں طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح فرانسیسی اور جرمنی اور اٹالین مؤلفوں نے اپنی تالیفات میں جماعت احمدیہ کے مسیح کے متعلق اس نظریہ کو خاص اہمیت دے رکھی ہے۔

گزشتہ سال میں نے ایک لاکھ اشتہار اسی مسئلہ کے متعلق قبر مسیح کا فوٹو دے کر لنڈن میں تقسیم کروایا تھا۔ اور پھر ایک اشتہار کے ذریعہ ۲۴ ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ انگلستان کے تمام بشپوں اور پادریوں کو چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ ان تینوں مضمونوں پر جس جگہ چاہیں۔ کسی سوسائٹی کے ذریعہ انتظام کرکے مجھ سے مباحثہ کرلیں۔ لیکن ان میں سے کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ لنڈن پریس نے اس میں بہت دلچسپی لی۔ اور بعض اخبارات نے مسیح کی قبر کا فوٹو بھی شائع کیا۔ اور کئی پرچوں میں اس کے متعلق خطوط شائع ہوتے رہے اور سینکڑوں لوگوں کو میں نے ان کے خطوط اور انکوائری کا جواب دیا۔ یہ کٹنگز اور خطوط میرے پاس محفوظ ہیں۔

لنڈن چرچ کے مشہور آرگن دی لائف آف فیتھ

The life of faith

مورخہ ۱۵ رمئی ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون احمدی مبلغین کی آمد اور ایک لاکھ اشتہار کی تقسیم اور میری کتاب

Where did Jesus die?

احباب فوری توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نہایت اہم مطالبات

واقفین جائداد و تنخواہ سے مطالبہ ادائیگی ——— امانت فنڈ میں روپیہ منتقل کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت میں جو اہم مطالبات جماعت سے فرمائے۔ ان کا خلاصہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ چونکہ بجٹ ۴۷-۱۹۴۶ء میں کئی لاکھ کی کمی ہے۔ اور بعض فوری ضروریات کے لئے بھی کئی لاکھ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ان مطالبات کی طرف فوری توجہ ہونی چاہیئے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ

(۱) جن احباب نے جائدادیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ چھ ماہ تک جائداد وقف کی بازاری قیمت پر ایک روپیہ فی صدی ادا کریں۔

(۲) جن احباب نے تنخواہیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی ایک ماہ کی تنخواہ چھ ماہ تک ادا کریں۔

(۳) جن احباب نے نہ تو جائداد وقف کی ہے۔ اور نہ تنخواہ وہ ایک ماہ تک وقف کریں۔ ان پر بھی وہی اصول ادائیگی عائد ہوگا۔ جو علی الترتیب ۱ و ۲ میں درج کیا گیا ہے۔

(۴) جو احباب وقف نہیں کرینگے۔ انہیں جائداد پر ½ فیصدی اور نصف ماہ کی تنخواہ لازماً ادا کرنی ہوگی۔

(۵) ایسے احباب جو نہ تو وقف کرینگے۔ اور نہ حسب مطابق نمبر ۴ بالا پورا کرینگے۔ آئندہ اس تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۶) فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وہ دوست جس کے پاس روپیہ ہو۔ خواہ بنک میں ہو یا گھر میں یا کہیں اور فوراً اپنا روپیہ امانت فنڈ میں جمع کرادے۔ یہ روپیہ واپس کیا جائے گا۔

کے متعلق شائع ہوا۔ جس کا عنوان یہ ہے

"مسلمانوں کا انگلستان پر حملہ" یہ مقالہ ریورنڈ سٹیفورڈ رائٹ ایم۔ اے سینئر ٹیوٹر آف روک ہل کالج کا لکھا ہوا ہے۔ وہ اس مقالہ میں لکھتے ہیں۔ کہ "اس پروپیگنڈا کی ذمہ وار احمدیہ جماعت ہے۔ جو اسلام کی ایک شاخ اور زبردست تبلیغی مومنٹ ہے"۔ اور میری کتاب کے متعلق لکھتے ہیں

"A carefully Documented attack upon Christianity"

یعنی "یہ کتاب نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے مرتب کیا ہوا عیسائیت پر ایک حملہ ہے"۔ پھر لکھتے ہیں۔ "یہ ہم عیسائیوں کے لئے دائمی شرم کا باعث ہے۔ کہ ہمارے ملک پر مسلمانوں کی طرف سے اس قسم کی لشکرکشی اور حملہ ہو رہا ہے برطانوی تحمل اور بردباری کے پیش نظر یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ کسی حد تک یہ پروپیگنڈا پھیل جائے۔ اس صورت میں ہمیں ان کے مقابلے کے لئے پوری طرح مسلح ہو جانا چاہیئے"۔ اس اقتباس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اس نظریہ کو کہ مسیح صلیبی موت سے بچ کر ہندوستان کی طرف آئے۔ اور کشمیر میں وفات پائی۔ مضحکہ خیز بات نہیں سمجھا۔ بلکہ اس نظریہ کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ جس کے لئے وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ عالم عیسائیت کو اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہونا ضروری ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۱۴ اپریل میں جو میرا خط شائع ہوا ہے۔ اس میں میں نے خود ہی ہندوستان کی چرچ اتھارٹیز کو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ ان مسائل پر مباحثہ کرلیں۔ مسیح کے کشمیر میں مدفون ہونے کا مسئلہ ایسا ہے۔ کہ جب تک اس کے مبادی پر بحث نہ ہو۔ اس موضوع پر بحث کرنے سے کما حقہٗ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص جو یہ خیال کرتا ہے کہ مسیح صلیب پر مر کر پھر تیسرے دن زندہ ہوا۔ اور پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ اس کا ذہن اس بات کو قبول کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو سکتا کہ مسیح زمین میں مدفون ہے۔ اس لئے اگر کوئی لشپ یا عیسائیوں کی جماعت ہم سے مسیح کے ہندوستان آنے اور کشمیر میں وفات پانے پر بحث کرنا چاہتی ہے۔ تو ان کے لئے مندرجہ ذیل مضامین پر بحث کرنا ضروری ہوگا۔

اول:۔ کیا مسیح صلیب پر سے زندہ اتارے گئے تھے یا مردہ۔

دوم۔ کیا مسیح قبر سے نکلنے کے بعد آسمان پر چلے گئے تھے۔ یا زمین پر رہے۔

سوم۔ کیا مسیح ہندوستان آئے۔ اور کشمیر میں وفات پائی۔

پس یہ تین مضمون ہیں۔ جن پر مقابل میں آنے والے لشپ یا عیسائی جماعت کو ہم سے بحث کرنا ضروری ہوگا۔ اور نامہ نگار نے جو تحریری مناظرہ کی صورت لکھی ہے۔ کہ کوئی ایک اخبار جو کسی بھی ایک جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ منتخب کر لیا جائے۔ اور اس میں پہلے جماعت احمدیہ اپنے دعوے کی تائید میں ایک مضمون شائع کرے۔ اور دوسری اشاعت میں ہم اپنا تردیدی مضمون شائع کریں گے۔ ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہم "اخوت" کو منتخب کرتے ہیں۔ اسی میں ہمارے مضامین بھی شائع ہوں۔ اور عیسائی مناظر کے بھی۔ اور بقیہ معمولی شرائط اسی وقت طے کئے جائیں گے جبکہ عیسائی مناظر متعین ہو جائیگا۔ اور نامہ نگار کے مطالبہ کے مطابق میں اس مضمون کی ایک کاپی اخبار اخوت لاہور کو برغرض اشاعت بھیج رہا ہوں۔

اسی طرح ایک مضمون ایم۔ کے خلیل ایڈیٹر المائدہ لاہور کا اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۴ اپریل میں اسی موضوع پر شائع ہوا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔ "انگلستان کے انگریز پادری بچارے نہ عربی سے واقف نہ اسلامیات و مرزائیات کے ماہر"۔ مگر خانصاحب بھول گئے۔ کہ یہ وہی انگریز پادری ہیں۔ جو آپ مرتدین از اسلام کے معلم اور استاد ہیں۔ جن کی مساعی سے آپ نے اسلام جیسے مذہب کو چھوڑا۔ اگر وہ اسلامیات سے ایسے ہی ناواقف ہیں۔ تو مولوی ثناء اللہ جیسے مولوی پادری عماد الدین اور پادری رجب دین وغیرہ نے کیوں ان کی پیروی کرتے ہوئے اسلام سے ارتداد اختیار کرکے عیسائیت کا طوق اپنے گلوں میں ڈالا۔ اس سے اتنا تو ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ ان انگریز پادریوں کی تبلیغ سے جو مسلمانوں سے عیسائی ہوئے۔ وہ مذہب کی خاطر نہیں بلکہ سیم وزر کی خاطر ہوئے۔ خیر وہ جانیں اور آپ۔

"جواب جاہلاں باشد خاموشی"

نامہ نگار اخوت نے تو انگلستان کے پادریوں کی خاموشی کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ چونکہ وہ ایسے دعاوی کو فضول اور لغو اور مضحکہ خیز خیال کرتے ہیں۔ لہذا مطابق مشہور مثل "جواب جاہلاں باشد خاموشی" انہوں نے خاموشی اختیار کی۔ گویا احمدیہ جماعت کو جاہل قرار دیا۔ لیکن اس کا دوسرا مرتد بھائی ایڈیٹر المائدہ لکھتا ہے۔ کہ "انگلستان کے انگریز پادری بچارے نہ عربی سے واقف نہ اسلامیات و مرزائیات کے ماہر"۔ یعنی بوجہ جہالت انہوں نے خاموشی اختیار کی۔ گویا "جواب جاہلاں باشد خاموشی" کو ایڈیٹر المائدہ نے انگریز پادریوں پر ان معنوں میں چسپاں کیا۔ کہ علماء اور فضلاء کے سامنے جاہلوں کا جواب خاموشی ہوتا ہے۔ لہذا انگریز پادری امام مسجد لندن کا جواب نہ دے سکے۔ نامہ نگار اخوت اور ایڈیٹر المائدہ آپس میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے کون صادق اور کون کاذب ہے۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ یہ کسر صلیب کا وقت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے مجاہدین اور شہسوار دنیا کے ہر میدان میں یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام جسے مسیحی ازراہ ظلم خدا بنا رہے ہیں۔ وہ خدا کا ایک عاجز بندہ اور اس کا بھیجا ہوا نبی تھا۔ جو دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا گیا۔ اور اگر پادری عبدالحق صاحب ان تینوں مسائل پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم یہ منظور کر لیتے ہیں۔ کہ ہمارے مضامین اور ان کے مضامین "المائدہ" میں من وعن شائع ہوا کریں۔ اگر ایڈیٹر "اخوت" یا ایڈیٹر "المائدہ" کو اسی قسم کا تحریری مباحثہ منظور ہو۔ تو عیسائی جماعت کی طرف سے اپنے نمائندے مقرر کرکے ہمیں اطلاع دیں۔ تا دوسری معمولی شرائط بھی کہ پرچے کتنے کتنے ہوں گے وغیرہ طے کی جائیں۔ ان کے جوابی مضامین بھی الفضل میں شائع کر دیئے جایا کریں گے۔ اور اس طرح فریقین کی جماعتوں کو یہ موقع مل سکے گا۔ کہ وہ ان مسائل پر مخالف و موافق دلائل کو پڑھ سکیں

(خاکسار جلال الدین شمس وکیل التبشیر برائے یورپ و امریکہ)

نئے ارض وسماء

احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی رپورٹ ۱۲ جنوری تا ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء

کونگو میں تبلیغ

ایک افریقن دوست کونگو کے علاقہ میں گئے۔ اور تین چار ماہ رہ کر وہاں انہوں نے زبانی تبلیغ کے علاوہ احمدیت کے متعلق سواحیلی لٹریچر کئی ایک قصبات اور دیہات میں شائع کیا۔ اسی طرح ٹبورا کے ایک افریقن احمدی نے کونگو میں رہنے والے اپنے رشتہ داروں کو بذریعہ خط وکتابت تبلیغ کی

جلوو زبان میں احمدیہ لٹریچر

کینیا کالونی کے علاقہ کسموں میں چودھری عنایت اللہ صاحب تبلیغی جدوجہد میں دل و جان سے مصروف رہے۔ انہوں نے ۲۹ افریقن ۳ انڈین کو زبانی تبلیغ کی۔ دو تبلیغی خطوط لکھے۔ ۱۵۰ میل موٹر کا سفر کیا۔ احمدی دوستوں کو قاعدہ یسرنا القرآن۔ نماز کے مسائل سکھاتے رہے۔ اور دو مساجد (جن کے بنانے کا ارادہ ہے۔) کے واسطے انتظام کرتے رہے۔ جلوو زبان میں "فضائل اسلام" ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ جس کا اثر بہت اچھا ہوا ہے۔ دو افریقن احمدیت میں داخل ہوئے ایک کا نام حامد رکھا گیا ہے۔ اور دوسرے کا شریف۔ ان ہر دو نوجوانوں کو مبلغ بننے کا ارادہ ہے

کسموں کے سیکرٹری تبلیغ چودھری بشیر حیات خاں صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "فضائل اسلام" ٹریکٹ کی پانچ ہزار کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ اور مزید انگریزی اور سواحیلی زبان کا لٹریچر بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اس کے لئے پمفلٹ اور کشتی نوح بزبان سواحیلی انہیں بھجوا دی گئی ہے۔

مولوی نور الحق صاحب انور یوگنڈا اور کسموں کا دورہ کرکے نیروبی پہنچ چکے ہیں۔ اور تبلیغی اور انتظامی امور کے متعلق احباب جماعت سے مشورہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس عرصہ میں انہوں نے کسموں کے گوردوارہ میں حضرت گورو نانک کی لائف پر ایک کامیاب لیکچر دیا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۵ کالم ۳ پر)

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ عنہ

مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو بعمر قریباً ۷۰ سال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں نے ۱۹۴۳ء میں اُن کی زندگی کے مختصر حالات لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر مشیت ایزدی نے مجھے موقعہ نہ دیا۔ کہ میں اس کی تکمیل کر سکوں۔ چنانچہ اب چند برس بعد جب اُن کی وفات ہوئی۔ تو میں نے چاہا۔ کہ سردست ایک مختصر تذکرہ ان کا اس محبت اور اخلاص کے شکریہ میں جو وہ مجھ سے محض للہ رکھتے تھے۔ شائع کر کے اذکروا موتاکم بالخیر کے ارشاد نبوی کی تعمیل کی توفیق پاؤں۔

میں ایک عرصہ سے اخبار میں کچھ نہیں لکھتا۔ ورنہ میرا یہ دستور تھا۔ کہ قریباً ہر اُس مرنے والے صحابی کا تذکرہ لکھ دیتا۔ جو سلسلہ میں اپنے اخلاص و وفا کے لحاظ سے اپنی زندگی دوسروں کے لئے قابل نمونہ رکھتا ہوتا۔ لیکن اب کچھ تو بوجہ اپنی پیرانہ سالی اور اضمحلال و ضعف کی وجہ سے اور کچھ بعض دوسرے علائق نے مجھے کوتاہ قلم کر دیا ہے۔

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب کی وفات نے میرے دل و دماغ میں پھر ایک تحریک کی۔ اور میں مختصر تذکرہ لکھ رہا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو حضرت سیٹھ حسن صاحب رضی اللہ عنہ اور سیٹھ محمد غوث صاحب کے کسی قدر تفصیلی حالات جداگانہ بھی میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے کہ ان حضرات کی زندگیاں اپنے اندر بہت سے سبق رکھتی ہیں۔

ابتدائی حالات!

سیٹھ محمد غوث صاحب ایک تجارت پیشہ خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ اور خاندانی روایات اور دوسرے حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کسی دور کے زمانہ میں ان کے بزرگ عرب سے ہی آئے تھے۔ اور اقوام کے عروج و زوال کے مختلف دوروں سے گزرتے ہوئے ایک تاجر خاندان کی حیثیت سے ریاست حیدرآباد میں مقیم ہو گئے۔ سیٹھ محمد غوث صاحب حضرت سیٹھ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت سیٹھ حسن احمدی اس خاندان کے سلسلہ احمدیہ کے آدم تھے۔ سیٹھ غوث صاحب نے جب آنکھیں اس دنیا میں ایک یتیم کی حیثیت سے کھولی تھیں انکے تایا نے اپنے بیٹے کی طرح اُن کو رکھا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو فطرت سلیم اور ہمت بلند دی تھی۔ ان میں صحابہ کا ایک رنگ تھا۔ کہ وہ کسی دوسرے پر کسی طرح بھی بوجھ ہونا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے وہ ابھی بلوغ کو بھی نہ پہنچے تھے۔ کہ یادگیر سے چل کر حیدرآباد آئے اور محلہ حسینی علم میں (جہاں ان ایام میں یادگیر کے بہت سے لوگ رہتے تھے) مقیم ہوئے۔ ایک بے زر نوجوان حیدرآباد میں آیا۔ بے شک اس کے پاس چاندی سونے کے سکے نہ تھے۔ مگر وہ اس گراں بہا دولت کا مالک تھا۔ جس کے ہوتے ہوئے کوئی آدمی بے زر نہیں رہ سکتا۔ وہ تھی ہمت بلند۔ جفاکشی کا جذبہ مستقل مزاجی۔ خودداری ایک تاجر نے جو اُن کے خاندان سے ناواقف نہ تھا۔ ان کو اپنے پاس جگہ دی۔ سیٹھ محمد غوث صاحب جو ان ایام میں تیرہ برس کا ایک بچہ تھا یہ پسند نہ کیا۔ کہ اُن پر بار ہوں اس لئے اُن کے چھوٹے موٹے کام کاج کرنے میں انہوں نے عار نہ سمجھا۔ اس کا معاوضہ بجز اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ آپ کھانا کھا لیتے۔ اور سر رکھنے کو جگہ تھی۔ وہ تاجر بھی تو دولتمند نہ تھا۔ اُس نے دو ہفتے کے بعد سیٹھ صاحب سے کہا۔ کہ آپ تاجر خاندان کے فرد ہیں۔ میری غیرت پسند نہیں کرتی کہ میں اس طرح یہ آپ سے خانگی کاروبار کرتے دیکھوں۔ آپ اپنا انتظام کریں۔ سیٹھ صاحب تو خود اسی ادھیڑ بن میں تھے۔ وہ آمادہ ہو گئے اور حق تعالیٰ نے سامان پیدا کر دیئے۔ اس تاجر نے ان کو کہا۔ کہ آپ گیس کے تیل کا ایک ٹین لیکر پھیر کر فروخت کرو۔ قیمت مجھے دیدینا نفع تم لے لینا۔ چنانچہ انہوں نے یہ کام شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی۔ ایسی برکت کہ کل تک جو چھوکرا گلیوں میں پھر کر مٹی کا تیل فروخت کرتا تھا وہ بالآخر حیدرآباد میں مٹی کے تیل کا بادشاہ بن گیا۔ یہ ابتدا تھی۔ اس کمپنی کی جو آج اعظم معین الدین کے نام سے حیدرآباد میں تیل کی سپلائی کرتی ہے۔ اس مختصر تذکرہ میں میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ وہ تفصیلی تذکرہ میں ہونگی یہ واقعہ میں نے اس مقصد سے لکھا ہے۔ کہ سلسلہ کے نوجوانوں کو توجہ دلاؤں۔ کہ وہ آپ اپنی روزی پیدا کرنے کے لئے کسی کام کو عار نہ سمجھیں اور ہمت بلند رکھیں۔ صحابہ کی زندگیوں میں یہ حیرت انگیز نظارے نظر آتے ہیں۔ مکی زندگی کے سابقون الاولین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جماعت کا بڑا حصہ ان لوگوں کا تھا۔ جو غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر یہ وہ غلام تھے۔ جن کے ایمان و اخلاص ایثار و وفا پر دنیا کی آزادیاں اور سلطنتیں قربان کی جا سکتی ہیں۔ اور آج اسلامی دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اُن کا نام ادب و احترام سے لینا اپنا فرض سمجھتا ہے مدنی زندگی میں جب ہجرت کر کے آنے لگے تو وہ اپنی روزی آپ پیدا کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔ کوئی گھاس کاٹ کر لاتا۔ کوئی لکڑیاں لے کر بیچتا۔ آج ان پیشوں کا نام گھسیارے اور لکڑہارے رکھا جاتا ہے مگر یہ وہ لوگ تھے۔ جن کی مجاہدانہ زندگی نے انہیں تاج و تخت کا وارث کر دیا۔

ذوق سخن مجھے دوسری طرف لے گیا۔ سیٹھ غوث کی زندگی میں وہی روح نظر آتی ہے۔ اُنہوں نے کسی پر بار ہونا پسند نہ کیا اور نہ کسی محنت سے عار کیا۔ اور اس کا پھل انہوں نے اپنی زندگی میں دیکھا۔ اور اس پھل کے دائمی ثمرات اب وفات کے بعد اُن کی اولاد اس دنیا میں اور وہ اس دوسرے جہاں میں چکھ رہے ہوں گے۔

حصول علم کا جذبہ

ظاہر ہے۔ کہ سیٹھ غوث صاحب دنیا میں آتے ہی یتیم ہو گئے۔ اور تھوڑے عرصہ بعد والدہ کا بھی انتقال ہو چکا تھا ملک میں تعلیمی شوق مفقود ہو چکا تھا۔ اور انہیں ہوش سنبھالتے ہی اپنی معاش کی فکر کرنی پڑی۔ ایسا موقعہ انہیں میسر نہ آیا۔ کہ وہ تعلیم حاصل کرتے۔ لیکن انمیں یہ جذبہ موجود تھا۔ جس طرح حصول معاش کے لئے انہوں نے اپنے نفس پر اعتماد کیا۔ اور محنت سے جی نہ چرایا حصول علم کے لئے بھی اپنی سمجھ کے موافق پوری کوشش کی۔ وہ دن بھر تو اپنے اس تجارتی دھندے میں مصروف رہتے اور رات کو بازار کی روشنی میں لکھتے پڑھتے۔ لوگوں سے ایک ایک سبق لیتے اور اسے یاد کرتے۔ آج جبکہ علم کے ذرائع عام ہیں۔ اور ہر قسم کی آسانیاں حاصل ہیں۔ یہ تصور میں بھی نہیں آ سکتا کہ کس طرح یہ ایک نوجوان سودا کی روشنی میں کھڑا ہو کر دوسروں سے سبق لے رہا ہے مگر یہ واقعہ ہے۔ اور اس کے بیان کرنے میں میرے دل میں سیٹھ غوث کے لئے عزت و احترام کے جذبات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تحصیل علم ہر مسلم اور مسلمہ کا فرض ہے۔ آپ اس فرض کی تکمیل کے لئے دن بھر کی محنت اور تھکن کے بعد بھی آرام کو قربان کرتے ہیں۔ اس لئے کچھ عرصہ میں انہوں نے اپنی ضرورت کے موافق لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب سیکھ لیا۔

یہ دوسرا واقعہ ہے۔ جو اُن کی ہمت بلند اور طلب صادق اور علم دوستی کا مظاہر کرتا ہے۔

غرض اس طرح یہ ان کے دن رات بسر ہوتے تھے۔ اپنی کاروباری زندگی میں ایک خوش معاملہ تاجر تھے۔ تاجرانہ اپیچ پیچ سے نفرت تھی۔ وہ تجارت کی کامیابی کا سارا خزانہ معاملہ کی صفائی اور دیانت سمجھتے تھے۔ اور اس کے لئے محنت اور جفاکشی ضروری یقین کرتے تھے۔ (باقی)

بقیہ صفحہ ۴

ہوئے (۳) اور مکرم معلم امری عبیدی قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کی نظر ثانی اور تصحیح کے کام میں مصروف رہے۔ اس عرصہ میں کل نو پاروں کے ترجمہ کی نظر ثانی ہو سکی۔ اس طرح ۳۰ جنوری تک ۲۶ پاروں کی نظر ثانی کا کام ختم ہو گیا۔ الحمد للہ

افریقن مبلغین کی جدوجہد

اس عرصہ میں معلم امری عبیدی صاحب نے ٹینگا سکول میں (۱) ضرورت نبوت (۲) ختم نبوت کی حقیقت (۳) کیا سب مذاہب سچے ہیں (۴) کیا مسیح صلیب پر مرے (۵) سوالات و جوابات کے موضوع پر لیکچر دیئے۔ برادرم معلم احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود پر لیکچر دیا۔

قادیان میں جائدادوں کی خرید و فروخت

بعض احباب کے قادیان میں جائداد اور مکان ہیں - وہ بیچنا چاہتے ہیں - بعض احباب قادیان میں مکان یا زمینیں خریدنا چاہتے ہیں - ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ ہم نے زمینوں اور مکانوں کی خرید و فروخت کے متعلق ایجنسی قائم کی ہے - جن احباب کو اپنی جائداد فروخت کرنی منظور ہو - یا اپنے لئے جائداد خریدنی منظور ہو - وہ ہمیں اطلاع دیں - ہم ان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے - دوستوں کو معلوم ہے کہ بعض دوستوں کی غلطی کی وجہ سے قیمتیں مادرِ جب طور پر چڑھ رہی ہیں - ہماری کوشش ہو گی کہ قیمتوں کو مناسب حد کے اندر رکھا جائے - جو دوست اپنی جائدادیں بیچنا چاہیں ہم انہیں بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ دیکھیں کہ اس وقت ضرورت کے مطابق کوئی انہیں کیا دیتا ہے - بلکہ وہ یہ دیکھیں کہ جماعت اور سلسلہ کا فائدہ کس میں ہے جو آج جائداد فروخت کرتا ہے - کل کو اسے یا اس کی اولاد کو زمینیں خریدنے کی بھی ضرورت پیش آسکتی ہے ۔ اس کا آج کا فعل آئندہ اس کو یا اس کی اولاد کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے -

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کوئی زمین جو مکانوں کے لئے فروخت کی جائے گی - وہ حسب قاعدہ سلسلہ سڑک پر واقع ہو گی ۔ اور منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہو گی جس سے بعد میں مشکلات کا امکان نہ رہے - نیز یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہر سودا خرید کا ہو یا فروخت کا ہو امور عامہ میں باقاعدہ درج کرا دیا جائے گا -

شرکت مصالح قادیان

بمبئی ایجنسی

اسکول اور کالج کے بچوں اور بچیوں کے لئے

۱- نفیس اور مضبوط فاؤنٹن پن - دس روپیہ فی عدد

۲- اعلیٰ قسم کا خوشبودار اور مختلف الالوان فیس پاؤڈر برائے مستورات دس آنہ فی ڈبیہ

۳) آپ کی اشیاء کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے Moth Destroyer ہر گھر کے لئے سات آنہ فی پیکٹ -

نوٹ :. تاجروں اور کم از کم سو روپیہ کے خریدار کو ۲۰ فیصدی کمیشن دی جائے گی - مندرجہ بالا چیزیں تحریک جدید کی انگلستان کی ایجنسی نے بمبئی ایجنسی کو ابھی ابھی بھجوائی ہیں - احباب ان اچھی اور سستی چیزوں کو خرید کر فائدہ اٹھائیں

یونیورسل اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ۲۳ جمشید فیروز محل

ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی نمبر ۳

ضرورت رشتہ

ایک بائیس ۲۲ سالہ احمدی دوست کے لئے ۱۷ سال تک کی عمر کا رشتہ درکار ہے - لڑکی خوبصورت - امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہو تعلیم معمولی زیادہ سے زیادہ مڈل تک - دوست اپنے کاروبار کے سلسلہ میں افریقہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں - قادیان میں اپنی ذاتی جائداد اور مکان ہے - جہیز وغیرہ کی کوئی قید نہیں - خوبیاں ترکمان ذات کو ترجیح دی جائے گی -

ایم ایچ - کے معرفت دفتر رشتہ ناظر قادیان

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سُرمہ نہایت مفید ہے - ککروں اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے - اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں - کثرت سے استعمال ہوتا ہے - اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں ۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے - اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے - بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے - اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے - ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے - قیمت فی تولہ ۸/- چھ ماشہ ۵/- تین ماشہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

اعلان ضرورت رشتہ

:- (۱) نوجوان عمر ۳۳ سال قوم آرائیں - تعلیم انڈر میٹرک و حکمت ریاست بہاولپور میں ۲½ مربعہ اراضی کا واحد مالک ہے - قادیان میں ایک پختہ مکان مالیتی دو ہزار روپیہ بھی - چند ایجنسیوں میں چودہ ہزار روپیہ کے حصص خرید کئے ہوئے ہیں ۔

(۲) نوجوان عمر ۲۴ سال بتعلیم مڈل - قوم جٹ دفعدار نمبر ملازم تنخواہ /۲۴ ماہوار - اصل وطن ضلع گجرانوالہ

خط و کتابت بنام سید سردار علی شاہ انچارج شعبہ رشتہ ناظر قادیان

" دیانت داری بہترین حکمت عملی ہے "

آزما کر دیکھ لیں "جیم" مارکہ موم بتی مقابلہ میں ۔

ولایتی موم بتیوں سے بھی زیادہ روشنی دیتی

زیادہ دیر جلتی اور زیادہ سستی ہے

اسلم انڈسٹریز (انڈیا) قادیان

اولاد - اولاد نرینہ

اولاد، اولاد نرینہ کے خواہشمند جو خرچ کرنا جانتے ہوں، نیز سل - دق، درد گردہ - طاقت مردانگی کا علاج حکیم عبد العزیز احمدی متصل مسجد جموں والی شہر نیر و زلپور سے کرائیں - صاحب تجربہ نور احمد - کشوری لال

کشمیر کی بوٹیاں :- ہر کشمیر کی جڑی بوٹیاں اسطو خودوس - زیرہ سیاہ - بنفشہ وغیرہ مہیا کر سکتا ہوں ۔ جس دکاندار کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کرے صرف منی آرڈر پر مال بھیجا جائیگا - المشتہر حکیم مفتی محمد منظور ساکن بنجی پورہ - ڈاکخانہ ترال گام ضلع بارہ مولا (کشمیر)

ٹائپ رائٹنگ

شارٹ ہینڈ - بک کیپنگ کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لادیں - مزید معلومات بذریعہ خط و کتابت مدرسہ تجاریہ ریلوے روڈ نزد ریلوے اسٹیشن قادیان

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah
زمین کے خریداروں کیلئے نادر موقعہ
محلہ دارالانوار کے جنوب مشرق میں ۳۲ قطعات سکنی زمین کے ۳۰ اور ۶۰ فٹ کی سڑکوں پر دو۔
دو اور چار چار کنال کے موجود ہیں۔ جن پر کوٹھیاں اور نئی طرز کے مکان بنائے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے
اس وقت چودہ ۱۴ قطعات قابل فروخت ہیں۔ اس جگہ مسجد کھیلنے کے میدان اور
اسکول کے لئے زمین بھی چھوڑی گئی ہے۔ احباب نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔
المشتھر
(میاں) مسعود احمد خان دارالسلام قادیان
اسلامی اصول کی فلاسفی مختلف
زبانوں میں
انگریزی زبان کی مجلد ۱-۲-۰
گجراتی " " ۰-۱۲-۰
اردو " " ۰-۱۲-۰
مرہٹی " " ۱-۰-۰
ملیالم ۱-۰-۰
کنڑی ۰-۸-۰
تیلنگی ۰-۸-۰
احمدیت کے متعلق اعتراضات اور
اس کے جوابات اردو میں آٹھ
آنے معہ محصولڈاک
عبداللہ الہ دین
سکندرآباد دکن
DIANA
نظافت
اسلام
خدا تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور مومن
ان کو ہمیشہ محبوب رکھنا چاہتا ہے
مکمل صفائی کے بعد بھی خوشبو کی ضرورت باقی رہتی ہے تاکہ
وہ جگہیں جہاں نامعلوم طور پر آلائش باقی رہنے کا امکان ہے جراثیم
سے پاک اور ان کے نقصان سے محفوظ رہیں!
ایسٹرن پرفیومری کمپنی کو
اپنی بہترین منتخب شدہ اور دلعزیز خوشبوؤں پر بجا فخر ہے۔
امپیریل کیمیکل کمپنی
سول ایجنٹس
ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

ضروری خبریں

پنجاب اور سرحد کی وزارتی الجھنیں

نئی دہلی ۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ جو وائسرائے نے صوبائی گورنروں کی جو کانفرنس بلائی ہے۔ وہ ۱۴ اور ۱۵ اپریل کو منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں پنجاب اور سرحد کے وزارتی مسائل بھی زیر بحث لائے جائیں گے۔ گورنر سرحد کے پاس اب کانگرسی وزارت کی برخواستگی کے لئے کافی وجوہ موجود ہیں مگر وہ یہ قدم کانفرنس میں وائسرائے ہند سے مشورہ کرنے کے بعد ہی اٹھائیں گے۔ پنجاب میں اس وقت لیگ کے حلقوں کے بیان کے مطابق لیگ پارٹی کو ایوان میں اکثریت حاصل ہے۔ لیکن گورنر پنجاب لیگ لیڈر کو وزارت بنانے کا موقع دینے سے قبل وائسرائے سے ملاقات کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

پنجاب کی صورت حالات

لاہور ۸ اپریل۔ کل لارنس باغ میں ایک شخص کو چھرا گھونپا گیا۔ اس کے سوا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پبلک کو متنبہ کیا ہے کہ باقاعدہ طور پر اجازت لئے بغیر لاہور میں لوہے کے دروازوں کی تعمیر غیر قانونی تصور ہوگی۔ امرتسر میں بازار کھل گئے ہیں۔ لیکن ابھی بازاروں میں چہل پہل شروع نہیں ہوئی بازار صرافہ میں کوئی کاروبار نہیں ہو رہا گوڑگاؤں کے علاقہ میں اب امن ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ گوڑگاؤں کی تحصیلوں میں ۲۵ دیہات جلائے جا چکے ہیں۔ مختلف گروہوں میں آزادانہ طور پر مقابلے ہو رہے ہیں۔ کم ازکم چالیس ہزار من اناج ضرور جل چکا ہے۔ جس کی وجہ سے شدید غذائی قحط کا اندیشہ ہے

وائسرائے سے مسٹر جناح کی چوتھی ملاقات

لاہور ۸ اپریل۔ آج شام وائسرائے ہند سے مسٹر جناح نے چوتھی بار ملاقات کی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس سے پہلے ایشیائی کانفرنس میں شامل ہونے والے دو مصری نمائندوں نے مسٹر جناح سے طویل بات چیت کی۔ مصری نمائندے نے ایک بیان میں بتایا کہ ہم بہت جلد قاہرہ یا دہلی میں تمام اسلامی ممالک کے نمائندوں کی کانفرنس بلانے کا ارادہ رکھتے ہیں

نکل کے روپے چلائے جائیں گے

دہلی ۸ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں فنانس ممبر مسٹر لیاقت علی خاں نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ روپوں کی بجائے نکل کے روپے چلائے جائیں گے۔ اس غرض کے لئے ۱۲ ہزار ٹن نکل کی ضرورت پڑے گی۔

عرب وزرائے خارجہ کی کانفرنس

دمشق ۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ اتحادی اسمبلی میں فلسطین کے مسئلہ کو پیش کرتے وقت کیا پوزیشن اختیار کی جائے۔ یہ اجلاس دمشق میں منعقد ہوگا۔ شام کے وزیر اعظم نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ مالی امداد حاصل کرنے کے لئے روس اور شام کے درمیان کوئی معاہدہ طے پایا۔

ریشمی کپڑے کے نرخ گر جانے کا امکان

دہلی ۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ سے پانچ کروڑ گز ریشمی کپڑا بہت جلد ہندوستان پہنچ رہا ہے جس کی بنا پر امید کی جاتی ہے کہ ریشمی کپڑے کے موجودہ نرخ بہت گر جائیں گے۔

اتحادی وزرائے خارجہ کی کانفرنس کی ناکامی

ماسکو ۸ اپریل تقریباً چار ہفتوں کی بحث وتمحیص کے باوجود چاروں بڑی سلطنتوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس بے نتیجہ طور پر ختم ہوگئی ہے۔ وزراء کی اس کانفرنس کے متعلق بڑی بڑی امیدوں کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ جرمنی کے مستقبل کے متعلق کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور ہو جائے گا۔ اور اتحادی کنٹرول کونسل کو ہدایات دیدی جائیں گی لیکن یہ امیدیں پوری نہیں ہوئیں۔ متنازعہ مسائل کو اب دو کمیٹیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اب کہا جا رہا ہے کہ وسط اپریل تک کانفرنس کو جاری رکھا جائے گا۔ اور مفاہمت کی مزید کوشش کی جائے گی۔

مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ کی تقریر

نیویارک ۸ اپریل صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اب اتنا ہی کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم جنگ کے خواہاں نہیں ہیں۔ یا ہم جنگ کے مخالف ہیں۔ اب ہم کو جنگ کو روکنے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھانا چاہئیے۔ تجربے نے ہمیں بتایا ہے کہ جنگ کا آغاز ہمیشہ کمزور ملکوں کے مقابلہ میں طاقتوروں کی مخالفانہ کارروائیوں سے ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں اس چیز کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئیے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کافی مضبوط فوجی طاقت ہونی چاہئیے جسے دیکھ کر کسی ملک اور قوم کو کسی کمزور طاقت کے خلاف مخالفانہ کارروائی کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ آپ نے کہا جب ہم کسی آزاد ملک کو مالی یا فوجی امداد دیتے ہیں تو یہ کسی صورت میں قابل اعتراض نہیں ہے کیونکہ اس طرح در اصل ہم اتحادی تنظیم کی امداد کرتے ہیں۔ اور ایک تیسری جنگ کے خطرات سے دنیا کو محفوظ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ملک معظم کی تقریر

سالسبری ۸ اپریل۔ ملک معظم نے روڈیشیا کی پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے تقریر کی۔ آپ نے کہا گو اب تیسری جنگ عظیم کا کوئی امکان نہیں۔ تاہم ہمارے لئے دفاعی سکیموں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ دیگر ممالک کی طرح روڈیشیا کو اس وقت سامان کی کمی کا سامنا ہے مگر اسے اس دقت کو دور کرنے کیلئے مردانہ وار کام کرنا چاہئیے۔

کراچی ۸ اپریل سندھ کے تین وزراء مسٹر کھوڑو پیرزادہ عبدالستار اور پیر الہٰی بخش نے اعلان کیا ہے کہ وہ تینوں بہت جلد بہار کا دورہ کریں گے۔ اور گذشتہ فسادات کے بعد کی صورت حالات کا جائزہ لیں گے

لنڈن ۸ اپریل۔ موٹر کاروں کے مشہور سوداگر مسٹر ہنری فورڈ آج چل بسے۔ وہ مشہور فورڈ کمپنی کے بانی تھے۔

پشاور ۸ اپریل۔ ضلع کوہاٹ کے ایک گاؤں پر چار ہزار روپیہ کا اجتماعی جرمانہ کیا گیا ہے۔ یہ جرمانہ ایک مسافر گاڑی پر حملہ کرنے کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔

آگرہ ۸ اپریل۔ کل سے آگرہ میں بھی فرقہ وارانہ فساد رونما ہوگیا ہے۔ جس میں دو اشخاص ہلاک ہوئے اور چودہ مجروح ہوئے۔ متعدد اشخاص کو اس سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے

نئی دہلی ۸ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں فنانس ممبر مسٹر لیاقت علی خاں کے اس بل پر بحث شروع ہوگی۔ جس کا مقصد ریزرو بنک کی بعض دفعات میں ترمیم کر کے ہندوستان میں روپیہ کو ایک آزاد کرنسی بنانا ہے۔ بحث وتمحیص کے بعد اسمبلی نے اس بل کو پاس کر دیا۔

ماسکو ۸ اپریل۔ روسی وزیر خارجہ مولوٹوف نے امریکی وزیر خارجہ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ چین کی جنگ میں غیر ممالک کی مسلح فوجوں کی شرکت سے خانہ جنگی زور پکڑ جائے گی۔ امریکن وزیر خارجہ نے حکومت روس کو مطلع کیا تھا۔ کہ یکم جون کو چین میں ۶۱۸۰ امریکن فوجی ہوں گے

لنڈن ۸ اپریل۔ مارشل منٹگمری نے اپریل کے آخیر میں برطانوی جرنیلوں کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔ اس میں جرمنی وسط مشرق اور مشرق بعید کے ڈویژنل کمانڈر بھی شرکت کریں گے۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ پولیس نے ایک واقعہ کے سلسلے میں جس کے نتیجہ کے طور پر ایک آدمی کی موت ہوئی۔ بیس آدمی گرفتار کر لئے۔ ہوڑہ پولیس نے اسٹیشن کے فساد زدہ علاقوں میں تلاشیاں لیں۔

گوجرانوالہ ۸ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ نے فرقہ وارانہ کشیدگی کے پیش نظر سارے ضلع گوجرانوالہ میں بیساکھی کے میلہ کی ممانعت کر دی ہے تا حکم ثانی گجرانوالہ شہر میں ۱۰ بجے رات سے صبح ۵ بجے تک کرفیو لگا دیا گیا ہے